ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل ارجنٹ اپیل

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن ------- ارجنٹ اپیل پروگرام

ارجنٹ اپیل کے بارے میں تازہ معلومات

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-095-2007 >

5 جولائی 2007ء

آر ی : یوا ے -081-2007: پاکستان: 15 سالہ لڑکی کے ساتھ اجتماعی آبروریزی -- پولیس اور سرکاری حکام نے انصاف کا راستہ مکمل طور پر روک دیا

یو پی-095-2007 : پاکستان: اجتماعی آبروریزی کی شکار لڑکی کو مقامی سیاستدانوں کی جانب سے دھمکیاں -- پولیس نے تفتیش سے قبل ہی ملزموں کو بے قصور قرار دیدیا

پاکستان: سزا کے خوف سے آزادی -- ملزم آزاد گھوم رہے ہیں -- قانون کی حکمرانی کو کوئی وجود نہیں -- سرکاری حکام کی جانب سے اختیارات کا ناجائز استعمال

عزیز دوستو

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو صوبہ پنجاب کے قصبے لیہ میں ایک 15 سالہ لڑکی کے ساتھ ایک درجن سے زاید حملہ آوروں کی اجتماعی آبروریزی کے اس واقعے کے بارے میں جو 30 جنوری 2007ء کو شروع ہوا تھا تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں (مزید تفصیلات کیلئے برائے مہربانی ملاحظہ فرمائیے UA-081-2007

<http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2269/>

تازہ اطلاعات کے مطابق جو ہمیں موصول ہوئیں مظلوم لڑکی کو اپنی شکایت واپس لینے کیلئے مجبور کرنے کی غرض سے پولیس افسر اور مقامی سیاستدان مسلسل دھمکیاں دے رہے ہیں اور ان افراد پر جنھوں نے مقدمہ داخل کرانے میں اس مظلوم لڑکی کی مدد کی تھی ملزمان کے رشتے داروں کی جانب سے مبینہ طور پر حملہ کیا گیا۔ ہر چند کہ عدالت اس مقدمے کی تحقیقات کیلئے دو مرتبہ احکامات جاری کر چکی ہے لیکن پولیس تفتیش کے بارے میں پر خلوص نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ پولیس نے ظلم کی شکار لڑکی اور گواہوں کے بیان حاصل کرنے سے قبل ہی مبینہ ملزمان کو بے قصور قرار دیدیا۔ اس مقدمے کی تفتیش میں ناکامی کا سبب یہ ہے کہ تحقیقات مقامی پولیس کے ہاتھ میں ہے۔ ہم آپ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کی اپیل کرتے ہیں۔ برائے مہربانی پاکستانی حکام پر زور دیجئے کہ مظلوم لڑکی کو تحفظ فراہم کیا جائے اور مقدمہ کسی ایسی ایجنسی کو منتقل کیا جائے جو آزادانہ طور پر تفتیش کر سکے۔

تازہ معلومات

سیاستداں مظلوم لڑکی کو مقدمہ واپس لینے کیلئے دھمکیاں دے رہے ہیں

اجتماعی آبروریزی کا یہ واقعہ 30 جنوری 2007ء کو پیش آیا تھا، مظلوم عاصمہ شاہ نے فوری طور پر لیہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ عاصمہ شاہ نے بعد میں سیشن کورٹ لیہ میں پٹیشن داخل کر کے استدعا کی کہ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) درج کرائی جائے کیونکہ زنا کے فوجداری مقدمے کیلئے ایف آئی آر درج کرانا ضروری ہوتا ہے تاہم پاکستان کی حکمراں پارٹی مسلم لیگ کے رہنما جن میں ملک نیاز احمد جھاکڑ (رکن قومی اسمبلی) اعجاز احمد اچھلانہ (رکن صوبائی اسمبلی پنجاب) اور ملک افتخار احمد جھاکڑ (ناظم لیہ شہر) شامل ہیں مظلوم عاصمہ شاہ کو مسلسل دھمکیاں دے رہے ہیں کہ وہ عدالتوں سے اپنی تمام درخواستیں واپس لے بصورت دیگر اسے سڑک کے حادثے میں ہلاک کر دیا جائے گا۔

ملک یاسین، ناظم یونین کونسل 36، لیہ اور ان کے دوستوں پر 10 اپریل 2007ء کو اس لئے حملہ کیا گیا کہ انہوں نے مقدمہ داخل کرانے میں مظلوم عاصمہ شاہ کی مدد کی تھی۔ حملہ آوروں کی تعداد 12 تھی اور وہ مبینہ ملزمان کے رشتے دار تھے۔ ملک یاسین اس حملے میں شدید زخمی ہوئے، اس واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا جس کی ایف آئی آر کا نمبر 60/2007 ہے لیکن اب تک کسی ایک بھی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

پولیس نے مناسب تفتیش سے قبل ہی ملزمان کو بے قصور قرار دیدیا

سیشن جج لیہ نے 7 اپریل کو مبینہ زنا کیس کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ لیہ پولیس نے جس کی قیادت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) مصطفیٰ پہور کر رہے تھے 17 اپریل کو تحقیقات کی اور اس کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ 5 ملزم افراد بے گناہ ہیں اور زنا کا واقعہ ہوا ہی نہیں۔ پولیس کی یہ رائے میڈیکل رپورٹ سے متضاد تھی۔ پولیس نے ایک مرتبہ پھر ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا۔

مظلوم لڑکی نے 17 اپریل کو پولیس کی اس کارروائی کو پنجاب ہائی کورٹ ملتان بینچ میں چیلنج کیا۔ پنجاب ہائی کورٹ نے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) لیہ رمضان بیگ کو ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا۔ ڈی پی او نے پولیس کی غفلت پر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ ایف آئی آر درج کر کے معاملے کی تحقیقات کرائی جائے گی۔ ایف آئی آر تو 18 اپریل کو درج کر لی گئی لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

پولیس نے 26 اپریل کو ایک مرتبہ پھر تحقیقات کی لیکن اس مرتبہ بھی ڈی ایس پی مصطفیٰ پہور کو ہی جنہوں نے پہلی مرتبہ تحقیقات کے بعد مقدمہ درج کرنے سے انکار کیا تھا تحقیقاتی افسر مقرر کیا گیا۔ مقدمے کی تفتیش کیلئے اسی افسر کے تقرر سے پولیس نے دوسری مرتبہ تحقیقات کے حکم کو ہی مکمل طور پر بے مقصد بنا دیا کیونکہ اس حکم کا مقصد پہلی تحقیقات کے نقائص کا پتہ چلانا تھا۔ اس معاملے میں پولیس کی نیت ہی پر خلوص نہیں تھی کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ دوسری مرتبہ تحقیقات میں سیکڑوں افراد مظلوم لڑکی کی جانب سے بیان قلمبند کرانے کیلئے تیار تھے لیکن کسی کا بیان نہیں لیا گیا حتیٰ کہ مظلوم لڑکی تک کا بیان قلمبند نہیں کیا گیا۔

پولیس کی جانب سے تحقیقات کی کارروائی کے دوران رکن قومی اسمبلی ملک نیاز احمد جھاکڑ اور لیہ کے ناظم افتخار احمد جھاکڑ موجود

رہے۔مذکورہ بالا دونوں سیاستداں نہ صرف مبینہ طور پر ملزمان کو تحفظ فراہم کر رہے تھے بلکہ پولیس کو ایف آئی آر درج نہ کرنے کیلئے بھی آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحقیقاتی کمیٹی نے ملزمان کو بے گناہ قرار دیدیا اور اس مرتبہ بھی ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔مظلوم عاصمہ شاہ نے 3 مئی 2007ء کو ڈسٹرکٹ اور سیشن عدالت ملتان میں ایک اور درخواست داخل کی جس میں مقدمہ لیہ پولیس اسٹیشن سے منتقل کرنے کی استدعا کی گئی تھی کیونکہ تحقیقاتی افسر حکمراں سیاسی پارٹی اور اس کے ارکان اسمبلی کے اثر و نفوذ کی وجہ سے ملزمان کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔یہ درخواست اب تک زیر سماعت ہے۔

پس منظر کے بارے میں معلومات

30 جنوری 2007ء کو صوبہ پنجاب کے شہر لیہ سے 15 سالہ عاصمہ شاہ کو 5 مبینہ ملزمان سجاد حسین، محمد اشرف، منا قصائی، منیر گجر اور ناصر حسین شاہ نے اغوا کیا۔ملزمان کا اسلام کے شیعہ فرقے کی عبادت گاہ امام بارگاہ پور سلطان سے تعلق ہے اور وہ علاقے کے انتہائی طاقتور افراد ہیں۔کئی بااثر افراد نے جن میں بعض سیاستدان بھی شامل تھے 4 دن تک عاصمہ شاہ کی آبروریزی کی۔مظلوم لڑکی کی رہائی کے فوری بعد اس کے خاندان کے افراد مقدمہ درج کرانے کوٹ سلطان پولیس اسٹیشن ضلع لیہ، صوبہ پنجاب پہنچے لیکن پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا۔بتایا جاتا ہے کہ کئی سیاستدانوں نے جن میں ملک نیاز جھاکڑ (رکن قومی اسمبلی) اعجاز احمد اچھلانہ (رکن صوبائی اسمبلی پنجاب) اور ملک افتخار احمد جھاکڑ (ناظم لیہ شہر) نے مظلوم لڑکی کے خاندان سے ملاقات کر کے مقدمہ واپس لینے کیلئے ان پر دباؤ ڈالا۔ عاصمہ شاہ کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال لیہ میں 9 مارچ کو طبی معائنہ ہوا جس سے پتہ چلا کہ اس کے ساتھ ایک سے زاید افراد نے بری طرح زنا کیا تھا لیکن اس کے باوجود پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا۔برائے مہربانی مزید معلومات کیلئے ملاحظہ فرمائیے

(UA-081-2007 <http://www.ahrchk.net/ua/mainfile.php/2007/2269/>)

تجویز کردہ کارروائی

برائے مہربانی حسب ذیل حکام کو خطوط ارسال کیجئے اور ان پر زور ڈالئے کہ یہ مقدمہ کسی آزاد تحقیقاتی ادارے کو منتقل کیا جائے تاکہ غیر جانبدارانہ تفتیش یقینی ہو۔مظلوم لڑکی، اس کے خاندان، اس معاملے سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد اور گواہوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اے ایچ آر سی پہلے ہی اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ برائے خواتین کے خلاف تشدد مس یاکین ایرترک کو اس معاملے میں فوری مداخلت کے بارے میں تحریر کر چکا ہے۔

اس اپیل کی حمایت کیلئے برائے مہربانی یہاں کلک کیجئے

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-095-2007 >

خط کا نمونہ

جناب محترم ______________

پاکستان: اجتماعی آبروریزی کی شکار لڑکی کو سنگین دھمکیوں کا سامنا- گواہوں کو تحفظ حاصل نہیں-پولیس نے تفتیش سے قبل ہی

ملزمان کو بے گناہ قرار دیدیا

مظلوم لڑکی کا نام :-15 سالہ عاصمہ شاہ بنت نواز شاہ ، ساکن بیت واساواکلوڑووالا، لیہ ٹاؤن ضلع لیہ، صوبہ پنجاب

مبینہ ملزمان کے نام

1:- سجاد حسین ولد خدا بخش

2:- محمد اشرف ولد غلام حسین

3:- منا قصائی ولد عبدالغفور لال

4:- منیر گجر ولد نامعلوم

5:- ناصر حسین شاہ ولد شیر حسین

مبینہ اغوا اور اجتماعی آبروریزی کے واقعے کی تاریخ: 30 جنوری 2007ء

سیاستدانوں کے نام جو مظلوم لڑکی کو دھمکیاں دے رہے ہیں

1:- ملک نیاز احمد جھاکڑ، رکن قومی اسمبلی

2:- اعجاز احمد اچھلانہ، رکن پنجاب اسمبلی

3:- ملک افتخار احمد جھاکڑ، ناظم لیہ ٹاؤن کونسل

میں یہ خط اس بات پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرنے کیلئے تحریر کررہا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے قصبے لیہ کی 15 سالہ لڑکی عاصمہ شاہ کو جس کے ساتھ ایک درجن سے زاید حملہ آوروں نے 30 جنوری 2007ء کو اجتماعی آبروریزی کی تھی سنگین نتائج کی دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اس مظلوم لڑکی کو اپنی شکایت واپس لینے کیلئے مجبور کرنے کی غرض سے پولیس افسر اور سیاستدان مسلسل دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایسے افراد کو جنہوں نے مقدمہ داخل کرانے میں مظلوم لڑکی کی مدد کی تھی 12 افراد نے جو ملزمان کے رشتے دار بتائے جاتے ہیں حملہ کرکے شدید زخمی کردیا۔ مجھے اس مقدمے میں پولیس کے طرز عمل کے بارے میں بھی گہری تشویش ہے کیونکہ عدالت مقدمے کی تحقیقات کیلئے دو مرتبہ احکامات جاری کرچکی ہے لیکن پولیس تفتیش کے بارے میں پرخلوص نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ظلم کی شکار لڑکی اور گواہوں کا بیان حاصل کرنے سے قبل ہی مبینہ ملزمان کو بے قصور قرار دیدیا گیا۔

اطلاعات کے مطابق جو مجھے موصول ہوئی ہیں اجتماعی آبروریزی کا یہ واقعہ 30 جنوری 2007ء کو پیش آیا، مظلوم عاصمہ شاہ نے فوری طور پر لیہ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کردیا۔عاصمہ شاہ نے بعد میں سیشن کورٹ لیہ میں پٹیشن داخل کرکے استدعا کی کہ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) درج کرائی جائے کیونکہ زنا کے فوجداری مقدمے کیلئے ایف آئی آر درج کرانا ضروری ہوتا ہے تاہم پاکستان کی حکمراں پارٹی مسلم لیگ کے رہنما جن میں ملک نیاز احمد جھاکڑ (رکن قومی اسمبلی) اعجاز احمد اچھلانہ (رکن صوبائی اسمبلی پنجاب) اور ملک افتخار احمد جھاکڑ (ناظم لیہ شہر) شامل ہیں مظلوم لڑکی کو مسلسل دھمکیاں

دے رہے ہیں کہ وہ عدالتوں سے اپنی تمام درخواستیں واپس لے بصورت دیگر اسے سڑک کے حادثے میں ہلاک کر دیا جائے گا۔

10 اپریل 2007ء کو ملک یاسین، ناظم یونین کونسل 36، لیہ اور ان کے دوستوں پر جنہوں نے مقدمہ داخل کرانے میں مظلوم عاصمہ شاہ کی مدد کی تھی حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں کی تعداد 12 تھی اور وہ مبینہ ملزمان کے رشتے دار تھے۔ ملک یاسین اس حملے میں شدید زخمی ہو گئے، اس واقعے کا مقدمہ درج کر لیا گیا جس کی ایف آئی آر کا نمبر 60/2007 ہے لیکن اب تک کسی ایک بھی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

دوسری جانب مجھے معلوم ہوا ہے کہ پولیس کی بدنیتی کے سبب مقدمے کی تفتیش ٹھیک طرح نہیں ہو رہی۔ سیشن جج لیہ نے 7 اپریل کو مبینہ زنا کیس کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ لیہ پولیس نے جس کی قیادت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ڈی ایس پی) مصطفیٰ پہور کر رہے تھے 17 اپریل کو تحقیقات کی اور اس کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ 5 ملزم افراد بے گناہ ہیں اور زنا کا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ پولیس کی یہ رائے میڈیکل رپورٹ سے قطعی متضاد تھی۔ پولیس نے ایک مرتبہ پھر ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کر دیا۔ مظلوم لڑکی نے 17 اپریل کو پولیس کی اس کارروائی کو پنجاب ہائی کورٹ ملتان بینچ میں چیلنج کیا۔ پنجاب ہائی کورٹ نے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر (ڈی پی او) لیہ رمضان بیگ کو ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا۔ ڈی پی او نے پولیس کی غفلت پر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ ایف آئی آر درج کر کے اس معاملے کی مزید تحقیقات کرائی جائے گی۔ ایف آئی آر تو 18 اپریل کو درج کر لی گئی لیکن کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

پولیس نے 26 اپریل کو ایک مرتبہ پھر تحقیقات کی لیکن اس مرتبہ بھی ڈی ایس پی مصطفیٰ پہور کو ہی تحقیقاتی افسر مقرر کر دیا گیا جنہوں نے پہلی مرتبہ تحقیقات کے بعد مقدمہ درج کرنے سے انکار کیا تھا۔ مقدمے کی تفتیش کیلئے اسی افسر کے تقرر سے پولیس نے دوسری تحقیقات کے حکم کو ہی مکمل طور پر بے مقصد بنا دیا کیونکہ اس حکم کا مقصد پہلی تحقیقات کے نقائص کا پتہ چلانا تھا۔ اس معاملے میں پولیس کی نیت ہی پر خلوص نہیں تھی کیونکہ بتایا جاتا ہے کہ دوسری مرتبہ تحقیقات میں سیکڑوں افراد مظلوم لڑکی کی جانب سے بیان قلمبند کرانے کیلئے تیار تھے لیکن کسی کا بیان نہیں لیا گیا حتیٰ کہ مظلوم لڑکی تک کا بیان بھی قلمبند نہیں کیا گیا۔ تحقیقات کی کارروائی کے دوران رکن قومی اسمبلی ملک نیاز احمد جھاکڑ اور لیہ کے ناظم افتخار احمد جھاکڑ موجود رہے۔ مذکورہ بالا سیاستداں نہ صرف مبینہ طور پر ملزمان کو تحفظ فراہم کر رہے تھے بلکہ وہ پولیس کو ایف آئی آر درج نہ کرنے کیلئے بھی آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تحقیقاتی کمیٹی نے ملزمان کو بے گناہ قرار دیدیا اور اس مرتبہ بھی ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ مظلوم عاصمہ شاہ نے 3 مئی 2007ء کو ڈسٹرکٹ اور سیشن عدالت ملتان میں ایک اور درخواست داخل کی جس میں مقدمہ لیہ پولیس اسٹیشن سے منتقل کرنے کی استدعا کی گئی تھی کیونکہ تحقیقاتی افسر حکمراں سیاسی پارٹی اور اس کے ارکان اسمبلی کے اثر و نفوذ کی وجہ سے ملزمان کو تحفظ فراہم کر رہے ہیں۔ یہ درخواست اب تک زیر سماعت ہے۔

مجھے اس بات پر بھی گہری تشویش لاحق ہے کہ عاصمہ شاہ کو اس قدر ظلم سہنے کے بعد اور اس حقیقت کے پیش نظر بھی کہ اسے سنگین دھمکیاں دی جا رہی ہیں تحفظ فراہم نہیں کیا جا رہا۔ اس لئے میں آپ پر زور دیتا ہوں کہ مظلوم لڑکی اور متعلقہ گواہوں کو موثر تحفظ فراہم کیا جائے اور مقدمے کی مناسب تفتیش یقینی بنائی جائے چونکہ لیہ پولیس (مقامی پولیس) دو مرتبہ مقدمے کی تسلی بخش طور پر تفتیش کرنے میں ناکام رہی ہے اس لئے میں آپ سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ مقدمہ کسی اور آزاد تفتیشی ادارے کو منتقل کیا جائے جس پر کوئی ایسا شخص جس کا

ملزمان سے تعلق ہوا ثر نہ ڈال سکے تا کہ معاملے کی غیر جانبدارانہ طور پر تفتیش ہو اور مظلوم لڑکی کو انصاف مل سکے۔ میں آپ سے یہ اپیل بھی کرتا ہوں کہ مظلوم لڑکی کو مناسب معاوضہ بھی ادا کیا جائے۔

میں آپ کی اطلاع کیلئے بتانا چاہتا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایشین ہیومن رائٹس کمیشن (اے ایچ آر سی) جس کا صدر دفتر ہانگ کانگ میں واقع ہے مس یاکین ایرترک کو جو خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کیلئے اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ ہیں پہلے ہی اس معاملے میں فوری مداخلت کیلئے تحریر کر چکا ہے۔

میں اس بات کا متمنی ہوں کہ آپ اس معاملے میں فوری طور پر مداخلت فرمائیں گے۔

آپ کا مخلص

اپنے خطوط حسب ذیل شخصیات کو ارسال کیجئے

1. General Pervez Musharraf

President

President's Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 922 1422, 4768/ 920 1893 or 1835

E-mail: (please see -

http://www.presidentofpakistan.gov.pk/WTPresidentMessage.aspx)

2. Mr. Muhammad Wasi Zafar

Minister of Law, Justice and Human Rights

S Block Pakistan Secretariat

Islamabad

PAKISTAN

Fax: +92 51 920 2628 E-Mail: minister@molaw.gov.pk

<mailto:minister@molaw.gov.pk>

3. Mr. Mohamad Ali Durrani

Federal Minister for Information and Broadcasting

Government of Pakistan

Islamabad

PAKISTAN

Email: infominister@infopak.gov.pk

<mailto:infominister@infopak.gov.pk>

4. Mr.Tariq Azeem

Minister of State for Information and Boradcasting

Government of Pakistan

Islamabad

PAKISTAN

Email: mos@infopak.gov.pk <mailto:mos@infopak.gov.pk>

5. Dr. Faqir Hussan

Registrar

Supreme Court of Pakistan

Constitution Avenue

Islamabad

PAKISTAN

Tel: + 92-51-9213770

E-mail: registrar@supremecourt.gov.pk

<mailto:registrar@supremecourt.gov.pk>

6. Additional Registrar

Supreme Court of Pakistan

Constitution Avenue

Islamabad

PAKISTAN

Tel: + 92-51-9205478 / 9209496

Fax: + 92-51-9220406

E-mail: additionalregistrar@supremecourt.gov.pk

<mailto:additionalregistrar@supremecourt.gov.pk>

7. Choudhry Pervez Ihhahi

Chief Minister of Punjab

Chief Minister House

Lahore

PAKISTAN

8. Secretary of Law and Parliamentary Government of Punjab

Punjab Secretariat

Ravi Road

Lahore

PAKISTAN

E-mail: law@punjab.gov.pk <mailto:law@punjab.gov.pk>

9. Lt. General Khalid Maqbool

Governor of Punjab

Governor House

Mall Road, Lahore

PAKISTAN

Fax: +92 42 9200023

E-mail: governor.sectt@punjab.gov.pk

<mailto:governor.sectt@punjab.gov.pk>

10. Chief Secretary of Government of Punjab

Punjab Secretariat

Lahore

PAKISTAN

Fax: +92 42 7324489

E-mail: chiefsecy@punjab.gov.pk <mailto:chiefsecy@punjab.gov.pk>

11. Mr. Khusro Pervez Khan

Home secretary

Punjab Secretariat

Lahore

PAKISTAN

E-mail: home@punjab.gov.pk <mailto:home@punjab.gov.pk>

Thank you.

Urgent Appeals Programme

Asian Human Rights Commission (ua@ahrchk.org <mailto:ua@ahrchk.org>)

<http://www.ahrchk.net/ua/support.php?ua=up-095-2007 >

-

Asian Human Rights Commission

19/F, Go-Up Commercial Building,

998 Canton Road, Kowloon, Hongkong S.A.R.

Tel: +(852) - 2698-6339 Fax: +(852) - 2698-6367

--

Powered by PHPlist, www.phplist.com --